احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 18- جنوری 2001ء 22 شوال 1421 ہجری- 18- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 16

لامحدود خزانے

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے-

اے میرے بندو اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن وانس ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور مجھ سے حاجات مانگیں اور میں ہر ایک انسان کی حاجات پوری کر دوں تو بھی میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر اس کو باہر نکالنے سے سمندر کے پانی میں آتی ہے-

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم حدیث نمبر 4674)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہم بعض جگہ قرآن شریف میں اس بات کی طرف بھی اشارہ پاتے ہیں کہ جس قدر اس عالم میں مختلف چیزیں نظام عالم کا قائم رکھنے کے لئے کام کر رہی ہیں- وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے اسماء اور صفات کے نمونے ہیں جو مجازی رنگ میں ظاہر ہو رہی ہیں- گویا اجرام فلکی اور عناصر ارضی ایک کتاب کے اوراق ہیں- جن سے ہمیں خدا تعالیٰ کی صفات کے بارے میں معرفت کا سبق ملتا ہے- اور عادت اللہ کا پتہ لگتا ہے- مثلاً سورج چار فصلوں میں چار تغیرات دکھلاتا ہے-

اول تغیر موسم خریف جو موسم بہار کے مخالف ہے- اس تغیر سے وہ درختوں کے آب وتاب کو ویران کرنا شروع کرتا ہے- اکثر درختوں کے پتے گر جاتے ہیں- اور ان کے اندر کا مادہ سیالہ جو تازگی بخش ہوتا ہے خشک ہو جاتا ہے- انسانوں کے بدن پر بھی اس موسم کا یہی اثر ہوتا ہے کہ خشک اور سوداوی امراض پیدا ہوتے ہیں- پس اسی طرح خدا کی ایک تجلی بھی موسم خریف سے مشابہ ہے کہ ایک زمانہ انسانوں پر آتا ہے کہ ان کے دلوں پر قبض طاری ہوتی ہے- اور وجد اور یاد الٰہی کا مادہ سیالہ جو روحانی تازگی کو بخشتا ہے- وہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے- گو کھلے کھلے معصیت اور فسق کا دور ابھی نہیں آتا- مگر اُنس الٰہی کا جوش جاتا رہتا ہے- اور دلوں پر افسردگی اور مردگی اور جمود طبع اور قبض غالب ہو جاتا ہے- اور لذت اور ذوق شوق الٰہی باقی نہیں رہتا- اور یہ زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس کو کلجگ کا پیش خیمہ کہنا چاہئے-

پھر دوسرا زمانہ جو بذریعہ سورج کے خریف کے بعد ظاہر ہوتا ہے- وہ موسم سرما کا زمانہ ہے جبکہ آفتاب اپنی دوری کی وجہ سے شدت برودت ظاہر کرتا ہے- سو اسی طرح اس آفتاب حقیقی کی جس کا نام خدا ہے- ایک تجلی ہے جو جاڑے سے مشابہت رکھتی ہے- یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ خدا کی محبت دلوں سے بکلی ٹھنڈی ہو جاتی ہے- اور انسانی طبیعتیں اس کو چھوڑ دیتی ہیں- اور بجائے اس کے ہر ایک شخص نفس اور شہوات کی راہ کو پسند کرتا ہے- اور شراب خوری- قمار بازی- زنا کاری اور جھوٹ- فریب- دغا- بدزبانی- تکبر- دنیا پرستی- چوری- خیانت- خونریزی- ٹھٹھا- ہنسی اور ہر ایک قسم کا پاپ اور ہر ایک قسم کا پلید کام دنیا میں پھیل جاتا ہے- اور تمام لیاقتیں زبان کی چالاکیوں سے آزمائی جاتی ہیں- اور جو شخص ایسے طریقوں سے اپنی چالاکیاں دکھلاتا ہے وہ بڑا لائق سمجھا جاتا ہے- اور بڑی عزت سے دیکھا جاتا ہے- اور اگر مر بھی جائے- تو اس کی یادگاریں قائم ہوتی ہیں- ایسا ہی زمین سنسان پڑی ہوئی ہوتی ہے- شاذ و نادر کے طور پر کوئی زمین پر ہوتا ہے- جو پاک دل اور پاک زبان اور پاک خیال اور خدا سے ڈرنے والا اور معرفت کے پاک پانی سے سیراب ہونے والا- یہ موسم ایسا ہے گویا اس کو کلجگ[1] کہہ سکتے ہیں- کیونکہ اس میں نیکی کا کال اور بدی کا اقبال ہوتا ہے اور زمین پاپ اور گناہ سے بھر جاتی ہے-

(جاری ہے)

[1] کلجگ: برا زمانہ

(نسیم دعوت- روحانی خزائن جلد 19 ص 420-421)

یوم وقار عمل

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"میرے نزدیک مجلس خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ وہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن ایسا مقرر کر دیں جس میں ساری جماعت کو شمولیت کی دعوت دیں- بلکہ میرے نزدیک شاید یہ زیادہ مناسب ہو گا کہ بجائے ایک گھنٹہ کام کرنے کے سارا دن کام کے لئے رکھا جائے- ایک گھنٹہ کا تجربہ کوئی ایسا مفید ثابت نہیں ہوا- پس آئندہ کے لئے بجائے ایک گھنٹہ کے سارا دن رکھا جائے اور کوشش کی جائے کہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن تمام لوگ اس کام میں شریک ہوں- بلکہ میرے نزدیک لوگوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ زیادہ مناسب ہو گا کہ دو مہینہ میں ہی ایک دن ایسا رکھا جائے جس میں تمام لوگ صبح سے شام تک اپنے ہاتھ سے کام کریں-"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 فروری 1939ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

ماہر امراض معدہ و جگر کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر محمد محمود صاحب ماہر امراض معدہ و جگر 21-1-2001ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جماعت احمدیہ جرمنی کا یوم بیوت الذکر

ہزاروں مہمانوں کی آمد اور دعوت حق

جماعت احمدیہ جرمنی کو گزشتہ تین سال سے یہ توفیق مل رہی ہے کہ وہ ماہ اکتوبر میں "یوم بیوت الذکر" مناتی ہے۔ جس میں بیوت الذکر اور مراکز نماز کی تزئین و آرائش کے ساتھ ساتھ غیروں کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ احمدیت کے بارے میں خود تشریف لاکر مشاہدہ کریں۔ جرمن زبان میں اس دن کو

"Tag der Offenen Tur"

کا نام دیا گیا۔ اس روز تمام ایسی جماعتیں جن کے اپنے مراکز موجود ہیں ان سے تعلق رکھنے والے احباب سارا دن وہاں موجود رہ کر مہمانوں کا استقبال کرتے اور احمدیت کا تعارف کرواتے ہیں۔

یوں تو بیوت الذکر کے دروازے خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے والے ہر فرد کے لئے کھلے رہتے ہیں تاہم اس روز ایک خاص جشن کا سا سماں ہوتا ہے کہ احمدیت کے پروانے شمع خلافت سے حاصل کردہ نور بقدر استطاعت دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

چنانچہ اس ضمن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں شائع شدہ تراجم اور دیگر کتب کے سٹال لگائے جاتے ہیں نیز وڈیو کیسٹس کے ذریعہ بھی امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت کا تعارف کروایا جاتا ہے اور ساتھ ساتھ مختلف اقسام کے پاکستانی کھانوں سے مہمانوں کی خاطر تواضع بھی کی جاتی ہے گویا روحانی اور جسمانی ہر دو مائدہ سے خدمت کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

امسال اس سلسلہ میں جرمنی بھر کی جن جماعتوں سے ہمیں رپورٹس موصول ہوئی ہیں ان کا مختصر جائزہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے تاکہ جہاں یہ رپورٹس ازدیاد ایمان کا موجب ہوں وہاں جماعتیں ایک دوسرے کی کارکردگی سے راہنمائی حاصل کر کے آئندہ سال کے پروگرام کو بہتر طور پر مرتب کرسکیں۔

مورخہ 3 اکتوبر کو فرینکفرٹ کی جماعت نے "بیت نور" اور "بیت القیوم" (نیڈر رایش باخ) میں

Tag der Offenen Tur منایا۔ جس کی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

بیت نور

بیت نور میں چار روز قبل بڑے پوسٹر تیار کئے گئے اور بیت میں آویزاں کئے گئے۔ 3500 دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ سٹال جو معروف ترین جگہ Zeil پر لگتا ہے وہاں اکثر احباب کو دعوت نامے دیئے گئے۔

مختلف شعبوں کے لحاظ سے ڈیوٹیاں تقسیم کی گئیں۔ بیت نور کی مکمل صفائی کی گئی۔ سٹال لگایا گیا۔ جس میں قرآن کریم کتب کے علاوہ فری لٹریچر تقسیم رکھا گیا۔ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج، مکرم لوکل امیر صاحب فرینکفرٹ، مکرم ہدایت اللہ ھیوبش صاحب، مکرم منصور احمد صاحب، مکرم رانا صفدر صاحب کے علاوہ نو احمدی محترمہ عتیقہ صاحبہ نے بھی مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور ان کو بیت الذکر اور احمدیت کا تعارف کروایا۔

35 جرمن، عرب اور ہندو دوستوں نے شرکت کی۔ بعض احباب نے کہا کہ پہلے ہمارا تاثر یہ تھا کہ احمدی بیت الذکر میں جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ پہلی بار ہمیں اس کا علم ہوا ہے اور یہاں آکر بہت خوشی محسوس کر رہے ہیں انشاء اللہ آئندہ بھی آئیں گے۔

مکرم صدر صاحب حلقہ اور ان کے احباب نے اس پروگرام کو کامیاب کرنے میں بھرپور تعاون کیا۔ علاوہ ازیں مکرم قیوم شاکر صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ و صدر بورن ہائیم نے بھرپور مدد کی اور 11 مہمان حلقہ سے لائے اسی طرح ریفریشمنٹ بھی تیار کر کے لائے۔ خدا تعالیٰ سبھی کو اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

بیت القیوم

(نیڈر رایش باخ) مکرم صدر صاحب حلقہ بونا میس کی سرکردگی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جنہوں نے اس دن کے انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ ہزاروں کی تعداد میں دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ ذاتی رابطے کے ذریعہ بھی سکولوں، ڈاکٹرز، اساتذہ اور کنڈر گارٹن میں بھی دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ بڑے پوسٹرز بونا میز اور اس کے ساتھ جگہوں پر آویزاں کئے گئے۔ 35 افراد جن میں اکثریت جرمن احباب کی تھی کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ ایک انڈین دوست بھی تشریف لائے۔ 4 ممبرات نے بھی افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ سٹال لگایا گیا جس کے اوپر بڑے بینرز آویزاں تھے۔ 200 جرمن مارک کی کتب فروخت ہوئیں۔ اس کے علاوہ کافی تعداد میں فری لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ حضور اقدس کی سوال و جواب کی کیسٹ سارا دن وڈیو پر چلتی رہی۔ اسی طرح M.T.A کا سٹوڈیو بھی مہمانوں کو دکھایا گیا اور اس کا تعارف کروایا۔

مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج کے علاوہ 4 انصار، 5 خدام اور 4 اطفال نے حصہ لیا۔ علاوہ ازیں مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب اور لوکل امیر صاحب فرینکفرٹ نے بھی وقت دیا اور حصہ لیا۔ ریفریشمنٹ حلقہ کے احباب کے تعاون سے ممبرات لجنہ نے خود اپنے خرچ پر تیار کی۔ وقار عمل کے سلسلہ میں دیگر انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں قائد خدام الاحمدیہ / زعیم انصار اللہ و صدر لجنہ نے تعاون کیا۔ اس پروگرام کو کامیاب کرنے میں سیکرٹری (دعوت الی اللہ) فرینکفرٹ کا بہت حصہ ہے۔ اسی طرح

رانا نعیم احمد صاحب اور سلیم بٹ صاحب نے بھی سٹال کو منظم طریقہ سے لگایا۔ خدا تعالیٰ جزا دے۔

Bad Homburg

نماز سینٹر میں یہ دن 3 اکتوبر 2000ء کو منایا گیا۔ پروگرام سے قبل کثیر تعداد میں دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ علاقہ کے اخبارات کو بھیجے جانے والے دعوت ناموں کو دو بڑے اخباروں نے پروگرام سے قبل نمایاں طور پر شائع کر دیا۔ مورخہ 2 اکتوبر کو خدام الاحمدیہ کے تحت وقار عمل کر کے سینٹر کو صاف ستھرا کر کے سجایا گیا۔ سینٹر میں ایک کتابوں کا سٹال بھی لگایا گیا جس میں جرمن زبان میں کتب کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی لٹریچر رکھا گیا۔ سٹال کے اوپر حضرت مسیح موعود کی ایک بڑی تصویر آویزاں کی گئی۔ مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ کی اشیاء احباب جماعت گھروں سے بنا کر لائے۔ حضور اقدس کی مجالس سوال و جواب کی وڈیو کیسٹس چلانے کا بندوبست کیا گیا۔ مورخہ 3 اکتوبر دس بجے سینٹر کھول دیا گیا۔ 11 بجے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا جو سارا دن جاری رہا۔ مہمانوں کی اکثریت جرمن احباب کی تھی۔ مہمان حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھ کر سوال کرتے رہے۔ مہمان مختلف لٹریچر اور کتب حاصل کرتے رہے۔ بعض احباب نے قرآن کریم کا جرمن ترجمہ حاصل کیا۔ مہمانوں میں سے ایک فیملی کا تعلق Bundnes 90 Grune سے تھا۔ جس کے افراد بہت متاثر ہوئے۔ ان کو جب یہ بتایا گیا کہ ہماری خواہش ہے کہ بیت الذکر کے لئے پلاٹ مل جائے تو انہوں نے اس سلسلہ میں پوری مدد کا وعدہ کیا۔ اسی طرح دیگر مہمانوں نے بھی بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ ایسے پروگرام ہوتے رہنے چاہئے۔

انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کو آئندہ پروگراموں میں مدعو کیا جاتا رہے۔ اس پروگرام میں کل 32 مہمان تشریف لائے اور اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔ جماعت کی طرف سے 18 خدام، 4 انصار اور 5 اطفال ڈیوٹی دیتے رہے۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی اس پروگرام کی کامیابی میں بھرپور کردار ادا کیا۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ (آمین)

صدر جماعت Balingen اطلاع دیتے ہیں کہ 3 اکتوبر 2000ء کو ان کی جماعت میں یہ دن منایا گیا اس پروگرام کے لئے دعوت نامے تقسیم کئے گئے اور اخبارات میں آرٹیکل شائع ہوئے علاوہ ازیں ٹیلیفون پر بھی غیر از جماعت دوستوں کو مدعو کیا گیا۔ پروگرام سے قبل وقار عمل کر کے نماز سینٹر کو صاف ستھرا کیا گیا۔ ٹھیک گیارہ بجے مہمانوں کی آمد شروع ہوئی۔ ایک جرمن دوست تشریف لائے جو ایک عرب ملک میں قیام پذیر تھے اور اسی ملک میں جماعت احمدیہ سے متعارف تھے۔ شہر کے ایک پادری بھی تشریف لائے اور اس موضوع پر ان سے گفتگو ہوئی کہ بائیبل اور قرآن کریم میں سے کونسی کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کو بہتر طور پر بیان کرتی ہے۔ اسی اثناء میں دو ذہین طالبات جو اعلیٰ درجہ کے سکول میں تعلیم حاصل کر رہی تھیں 30 سوالات احمدیت کے بارے میں لکھ کر لائیں۔ جن کے انہیں مفصل جواب دیئے۔ دو بجے ریجنل امیر صاحب Wurttemberg تشریف لائے۔ انہوں نے مسلسل چار گھنٹے تک مہمانوں کے سوالوں کے مدلل جوابات دیئے۔ مہمان اس وقت بہت خوش ہوئے کہ جب ان کو بتایا گیا کہ ہمارے خلیفہ جرمنی کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور ہم جرمن حکومت کے شکر گزار ہیں کہ ہم یہاں آزادی سے رہ رہے ہیں۔ مہمانوں کی تواضع پاکستانی کھانوں سے کی گئی جو مقامی لجنہ نے تیار کئے تھے۔ اس پروگرام کی کامیابی میں جماعت کے مخلص احباب مکرم منور احمد بٹ صاحب، مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب اور ان کی بچی کے علاوہ صدر لجنہ و جنرل سیکرٹری صاحبہ نے خصوصی کردار ادا کیا۔

مکرم عبدالرحمٰن صاحب ناصر اطلاع دیتے ہیں کہ Mainz Centre میں یہ پروگرام 3 اکتوبر کو منایا گیا جس میں کل 36 مہمان تشریف لائے۔ پروگرام سے قبل سینٹر کو صاف ستھرا کیا گیا اور

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے- سالانہ 900 روپے

قسط دوم آخر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کمزوروں میں تلاش کرو

غرباء کے حقوق

مزدور کو اس کا حق پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو

از: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

حضرت مسیح موعود کا غرباء سے حسن سلوک

غرباء سے حسن سلوک اور ان کے حقوق و جذبات کا حضرت مسیح موعود نے جس طرح خیال رکھا اس تعلق میں بعض ایمان افروز واقعات کا ذکر بھی ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

یعنی میرا مقصود و مطلوب اور دلی خواہش خدمت خلق ہے۔ یہی میرا کام۔ یہی میری ذمہ داری اور یہی میرا فریضہ اور طریقہ ہے۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صاحب..... لکھتے ہیں:۔

"بعض اوقات دوا دریافت پوچھنے والی گنواری عورتیں زور سے دستک دیتی ہیں اور اپنی سادہ اور گنواری زبان میں کہتی ہیں۔ "مرجاجی جرا بوا کھولو تاں" حضرت اس طرح اٹھتے ہیں۔ جیسے مطاع ذی شان کا حکم آیا ہے اور کشادہ پیشانی سے باتیں کرتے اور دوا بتاتے ہیں ہمارے ملک میں وقت کی قدر پڑھی ہوئی جماعت کو بھی نہیں۔ تو پھر گنوار تو اور بھی وقت کے ضائع کرنے والے ہیں۔ ایک عورت بے معنی بات چیت کرنے لگ گئی ہے۔ اور اپنے گھر کا رونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا ہے اور گھنٹہ بھر اسی میں ضائع کر دیا ہے۔ آپ وقار اور تحمل سے بیٹھے سن رہے ہیں۔ زبان سے یا اشارے سے اس کو کہتے نہیں کہ بس اب جاؤ دوا پوچھ لی۔ اب کیا کام ہے۔ ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ وہ خود ہی گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوتی اور مکان کو اپنی ہوا سے پاک کرتی ہے۔

ایک دفعہ بہت سی گنواری عورتیں بچوں کو لیکر دکھانے آئیں۔ اتنے میں اندر سے بھی چند خدمتگار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آ نکلیں۔ اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلدی لکھنا تھا۔ میں بھی اتفاقاً جا نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ حضرت کمربستہ اور مستعد کھڑے ہیں۔ جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا۔ اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا۔ حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے۔ اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں۔ یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں۔ جو وقت پر کام آجاتی ہیں۔ اور فرمایا۔ یہ بڑا ثواب کا کام ہے مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہئے"۔

(سیرت حضرت مسیح موعود ص71 تا73)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی.... کی روایت ہے کہ:۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور مغرب کے بعد (بیت) مبارک کی دوسری چھت پر معہ چند احباب کھانا کھانے کے لئے تشریف فرما تھے۔ ایک احمدی میاں نظام الدین ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی دریدہ تھے۔ حضور سے 5،4 آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں کئی دیگر اشخاص خصوصاً وہ لوگ جو بعد میں لاہوری کہلائے۔ آتے گئے اور حضور کے قریب بیٹھتے گئے۔ جس کی وجہ سے میاں نظام الدین صاحب کو پرے ہٹنا پڑتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ جوتیوں کی جگہ تک پہنچ گیا۔ اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھالیں اور میاں نظام الدین کو مخاطب کر کے فرمایا آؤ میاں نظام الدین صاحب ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ اور یہ فرما کر خانہ خدا کے صحن کے ساتھ جو کوٹھڑی ہے اس میں تشریف لے گئے اور حضور نے اور میاں نظام الدین نے کوٹھڑی کے اندر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا اور کوئی اندر نہیں گیا۔ جو لوگ قریب آکر بیٹھتے گئے تھے ان کے چہروں پر شرمندگی ظاہر تھی۔ (الحکم مورخہ 7/اپریل 1934ء میں حضرت منشی صاحب کی روایت میں یہ عبارت زائد ہے کہ:۔ "حقیقت یہ ہے کہ آپ اپنے احباب کی دل شکنی کو پسند نہ فرماتے تھے اور نہایت بے تکلفی اور سادگی سے ایسے اعمال آپ سے سرزد ہوتے تھے"۔)

(رفقائے احمد جلد چہارم ص99-100)

غریب عورت کی ستاری

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے اپنی ایک تقریر بیان فرمودہ بر موقعہ جلسہ سالانہ 1959ء میں حضرت مسیح موعود کی سیرت کے حوالے سے فرمایا:۔

"اب ذرا غریبوں اور سائلوں پر شفقت کا حال بھی سن لیجئے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے گھر میں کسی غریب عورت نے کچھ چاول چرا لئے۔ لوگوں نے اسے دیکھ لیا اور شور پڑ گیا۔ حضرت مسیح موعود اس وقت اپنے کمرے میں کام کر رہے تھے۔ شور سن کر باہر تشریف لائے تو یہ نظارہ دیکھا کہ ایک غریب خستہ حال عورت کھڑی ہے اور اس کے ہاتھ میں تھوڑے سے چاولوں کی گٹھڑی ہے۔ حضرت مسیح موعود کو واقعہ کا علم ہوا اور اس غریب عورت کا حلیہ دیکھا تو آپ کا دل پسیج گیا۔ فرمایا یہ بھوکی اور کنگال معلوم ہوتی ہے اسے کچھ چاول دیکر رخصت کر دو اور خدا کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔

اس واقعہ پر کوئی جلد باز شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ بات تو چوری پر دلیری پیدا کرنے والی ہے۔ مگر دانا لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ جب مال خود حضرت مسیح موعود کا اپنا تھا اور لینے والی عورت ایک بھوکوں مرتی کنگال عورت تھی تو یہ چوری پر اعانت نہیں بلکہ حقیقتاً اطعام مسکین میں داخل ہے۔

ایک دفعہ جبکہ حضرت مسیح موعود چہل قدمی سے واپس آکر اپنے مکان میں داخل ہو رہے تھے کسی سائل نے دور سے سوال کیا۔ مگر اس وقت ملنے والوں کی آوازوں میں اس سائل کی آواز گم ہو کر رہ گئی۔ اور حضرت مسیح موعود اندر چلے گئے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد جب لوگوں کی آوازوں سے دور ہو جانے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کے کانوں میں اس سائل کی دکھ بھری آواز کی گونج اٹھی تو آپ نے باہر آکر پوچھا کہ ایک سائل نے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت وہ تو اسی وقت یہاں سے چلا گیا تھا۔ اس کے بعد آپ اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ مگر دل بے چین تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد دروازہ پر اسی سائل کی پھر آواز آئی اور آپ لپک کر باہر آئے اور اس کے ہاتھ پر کچھ رقم رکھ دی۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ میری طبیعت اس سائل کی وجہ سے بے چین تھی۔ اور میں نے دعا بھی کی تھی کہ خدا اسے واپس لائے"۔

("سیرت طیبہ" چار تقریریں ص88 تا90)

غرباء اور محتاجوں کی کس طرح خدمت کرنی چاہئے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"خلق کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرق کی راہ سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے۔ ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر ایک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگا دے"۔

(روحانی خزائن جلد 5 ص61-62)

نادار اور غریب رفقاء سے شفقت کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی فرماتے ہیں:۔

"منشی گوہر علی صاحب کپورتھلہ میں ڈاک خانہ میں ملازم تھے۔ ساڑھے تین روپے ان کی پنشن ہوئی گزارہ ان کا بہت تنگ تھا۔ وہ جالندھر اپنے مسکن پر چلے گئے۔ انہوں نے مجھے خط لکھا کہ جب تم قادیان جاؤ تو مجھے ساتھ لیتے جانا۔ وہ بڑے مخلص آدمی تھے۔ چنانچہ میں جب قادیان جانے لگا تو ان کو ساتھ لینے کے لئے جالندھر چلا گیا۔ وہ بہت متواضع آدمی تھے۔ میرے لئے انہوں نے پر تکلف کھانا پکوایا۔ اور مجھے یہ پتہ لگا کہ انہوں نے کوئی برتن بیچ کر دعوت کا سامان کیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم حج کو جاتے ہیں۔ اور جہاز راستے سے اتر گیا اگلے دن گاڑی میں سوار ہو کر جب ہم دونوں چلے ہیں۔ تو مانانوالہ سٹیشن پر گاڑی کا پہیہ پٹڑی سے اتر گیا۔ گاڑی اسی وقت کھڑی ہو گئی۔ دیر تک پہیہ سڑک پر چڑھایا گیا۔ کئی گھنٹے لگے۔ پھر ہم قادیان پہنچ گئے۔ میں نے

منشی علی گوہر کا ٹکٹ خود ہی خریدا تھا۔ وہ اپنا کرایہ دینے پر اصرار کرنے لگے۔ میں نے کہا یہ آپ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں۔ چنانچہ دو روپے انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ آٹھ دس دن رہ کر جب ہم واپسی کے لئے اجازت لینے لگے تو حضور نے اجازت فرمائی اور منشی صاحب کو کہا آپ ذرا ٹھہریئے۔ پھر آپ نے دس یا پندرہ روپے منشی صاحب کو لا کر دیئے۔ منشی صاحب رونے لگے اور عرض کی حضور مجھے خدمت کرنی چاہئے یا میں حضور سے لوں۔ حضرت صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا کہ یہ آپ کے دوست ہیں آپ انہیں سمجھائیں۔ پھر میرے سمجھانے پر کہ ان میں برکت ہے انہوں نے لے لئے۔ اور ہم چلے آئے۔ حالانکہ حضرت صاحب کو منشی صاحب کی حالت کا بالکل علم نہ تھا"۔

(رفقائے احمد جلد چہارم ص 114-115)

غرباء سے حسن سلوک کی تلقین

حضرت مسیح موعود امراء کے غرباء سے نامناسب سلوک کے حوالے سے فرماتے ہیں:۔

"امیروں کا تو یہ حال ہے کہ پنکھا چل رہا ہے۔ آرام سے بیٹھے ہیں۔ خدمتگار چائے لایا ہے۔ اگر اس میں ذرا سا قصور بھی ہے خواہ میٹھا ہی کم یا زیادہ ہے تو غصہ سے بھر جاتے ہیں۔ خدمتگار پر ناراض ہوتے ہیں۔ بہت غصہ ہو تو مارنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مقام شکر کا ہے کہ ان کو ہل جوتنا نہیں پڑا۔ کاشتکاری کے مصائب برداشت نہیں کیے۔ چولہے کے آگے بیٹھ کر آگ کے سامنے تپش کی شدت برداشت نہیں کی اور پکی پکائی شئے محض خدا کے فضل سے سامنے آگئی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ خدا کے احسانوں کو یاد کر کے رطب اللسان ہوتے۔ لیکن اس کے سارے احسانوں کو بھول کر ایک ذرا سی بات پر سارا کیا کرایا رائیگاں کر دیتے ہیں. حالانکہ جیسے وہ خدمتگار انسان ہے اور اس سے غلطی اور بھول ہو سکتی ہے ویسے ہی وہ (امیر) بھی تو انسان ہے۔ اگر خدمتگار کی جگہ خود یہ کام کرتا ہوتا تو کیا یہ غلطی نہ کرتا؟ پھر اگر ماتحت آگے سے جواب دے تو اس کی اور شامت آتی ہے اور آقا کے دل میں رہ رہ کر جوش اٹھتا ہے کہ یہ ہمارے سامنے کیوں بولتا ہے اور اسی لیے وہ خدمتگار کی ذلت کے درپے ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کا حق ہے کہ وہ اپنی غلطی کی تلافی کے لئے زبان کشائی کرے۔ اس پر مجھے ایک بات یاد آئی کہ سلطان محمود کی (یا ہارون الرشید کی) ایک کنیز تھی۔ اس نے ایک دن بادشاہ کا بستر جو کیا تو اسے گدگدا اور ملائم اور پھولوں کی خوشبو سے بسا ہوا پا کر اس کے دل میں آیا کہ میں بھی لیٹ کر دیکھوں تو سہی اس میں کیا آرام حاصل ہوتا ہے۔ وہ لیٹی تو اسے نیند آگئی۔ جب بادشاہ آیا تو اسے سوتا پا کر ناراض ہوا اور تازیانہ کی سزا دی۔ وہ کنیز روتی بھی جاتی اور ہنستی بھی جاتی۔ بادشاہ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ روتی تو اس لئے ہوں کہ ضربوں سے درد ہوتی ہے اور ہنستی اس لیے ہوں کہ میں چند لحہ اس پر سوئی تو مجھے یہ سزا ملی اور جو اس پر ہمیشہ سوتے ہیں ان کو خدا معلوم کس قدر عذاب بھگتنا پڑے گا"۔

(ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن ص 89)

فریدوں بادشاہ کا واقعہ

مذکورہ بالا واقعہ کے برعکس بعض خدا کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اپنے خادموں سے اگر غلطی بھی ہو جائے تو حسن سلوک سے ہی پیش آتے ہیں۔ ایک بادشاہ جس کا نام فریدوں تھا اس کا ایک نہایت دلچسپ واقعہ اس طرح ملتا ہے کہ:-

ایک دفعہ فریدوں نے اپنے باورچی کو حکم دیا کہ میرے واسطے فلاں قسم کا کھانا تیار کرنا اور نہایت تکلف سے تیار کرنا۔ باورچی نے بادشاہ کی فرمائش کے مطابق کھانا تیار کر کے دوسرے کھانوں کے ساتھ بادشاہ کے روبرو پیش کیا۔ بادشاہ نے جب اپنے فرمائشی کھانے کی طرف نظر کی تو اس میں ایک مکھی پڑی ہوئی دیکھی اس کو نکال کر پھینک دیا۔ جب لقمہ اٹھایا تو پھر ایک مکھی نظر آئی۔ اس لقمہ کو چھوڑ کر دوسرا لقمہ اٹھایا اس میں بھی ایک مکھی ملی۔ تو اس نے اس کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور دوسرے کھانوں کو تناول کر کے دستر خوان اٹھوا دیا۔ بعد ازاں باورچی کو طلب کیا اور فرمایا کھانا تو بہت ہی لذیذ تھا۔ کل پھر ایسا ہی پکانا مگر اس میں مکھی زیادہ نہ ہو"۔ حاضرین نے جو یہ حالت دیکھی تو سخت متعجب ہوئے کہ بادشاہ نے بجائے سزا دینے کے نادم کرنے پر اکتفا کیا"۔

("مخزن اخلاق" مئولفہ مولوی رحمت اللہ سبحانی ص 601)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 جنوری 2000ء کو عید الفطر کا خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:۔

"جیسا کہ میں تحریک کرتا رہا ہوں امید ہے احباب جماعت غریبوں اور مفلوک الحال لوگوں کی عید بنائیں گے۔ اگر ایسا کریں گے تو آپ کی بھی عید خدا بنا دے گا۔ اس میں بہت برکتیں ہیں۔ الحمدللہ کہ اب جماعت میں اس طرف کافی توجہ پائی جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرتﷺ کی تعلیم کے مطابق اپنے بھائیوں کی ضروریات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ جو باہر آ چکے ہیں ان کے عزیز رشتہ دار اگرچہ ہزاروں کوس دور ہیں. ان کی بھوک پیاس اور ضروریات کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور ان کی دیکھ بھال کرو۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اگر چھوٹوں کی خدمت کرو تو ان کا شکریہ بھی قبول نہ کیا کرو اور کہا کرو کہ یہ تو محض اللہ کی رضا کی خاطر ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے بعض اقتباسات پیش فرمائے جن میں آپ نے مخلوق خدا سے اور بالخصوص غرباء اور مساکین سے پیار اور محبت کا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ خود حضرت مسیح موعود کے عمدہ اخلاق کے نمونہ کے طور پر حضور نے فرمایا کہ آپ خود غرباء کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ اتنی زیادہ تصانیف آپ کی ہیں پھر بھی مہمانوں کی خدمت سے تساہل نہیں فرماتے تھے لیکن اس کے باوجود کبھی گال نہیں پھلائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر"۔

(کشتی نوح. روحانی خزائن جلد 19 ص 12 جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں "اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو"۔

(کشتی نوح. روحانی خزائن جلد 19 ص 12 جدید ایڈیشن)

حضور نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ ربوہ اور دیگر جگہوں پر غرباء اور مستحقین کے گھروں میں کثرت سے جا کر آپ ان کی خدمت کریں گے۔ صفائیاں کریں گے اور ان کی عید بنائیں گے۔ امیر اگر غریب کے گھر ہی چلا جائے تو ان کو بہت خوشی ہوتی ہے اور ان کی عید بن جاتی ہے۔ اگر ان کی عید بنائیں گے تو خدا تعالیٰ آپ کی بھی عید بنا دے گا"۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 جنوری 2000ء ص 16)

خطوط آراء تجاویز

محترم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔ الحمدللہ روزنامہ الفضل دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ جو تعریف کی محتاج نہیں۔ چند تجاویز بھیج رہا ہوں۔

1۔ کسی شمارے میں روزنامہ الفضل کی مختصر تاریخ کہ یہ روزنامہ کب شروع ہوا اور اس کے مختلف ادوار وغیرہ بھی قارئین کی معلومات میں اضافے کے لئے شامل کریں۔

2۔ تعارف کتب مسیح موعود کا سلسلہ نہایت شاندار ہے۔ اگر ہفتہ وار ہر کتاب کا مختصر تعارف ہو جائے تو بھی ڈیڑھ دو سال میں ہر کتاب کا تعارف مکمل ہو جائے گا۔

3۔ جماعت احمدیہ کے عظیم بزرگوں کا تعارف بھی مستقل شروع ہونا چاہئے مثلاً رفقاء حضرت مسیح موعود، جید علماء وغیرہ جن کا نمونہ ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔

4۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ میں عمدہ شعر کہنے والوں کی کمی نہیں۔ ان کا کلام بھی مستقل ہر شمارے میں ہونا چاہئے چونکہ شعر میں دریا کو کوزے میں بند کیا گیا ہوتا ہے۔ لہٰذا صاحب ذوق حضرات کو کم وقت میں وسیع مضامین ملتے ہیں۔

●●●●●●●●●●●●

محترم محمد شکر اللہ صاحب ڈسکہ سیالکوٹ سے لکھتے ہیں۔ اخبار کے مضامین اور خبریں نہایت اچھی اور فائدہ مند ہوتی ہیں اور پھر جس سلیقہ اور محنت سے آپ اس کو مرتب کرتے ہیں اس سے وہ قارئین کے لئے نہایت مفید دلچسپ ہو جاتی ہیں۔ ہر کوئی آپ کی اس کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ایک عام پڑھا لکھا بھی اس اعلیٰ اور قیمتی خزانے سے اپنی مرضی کے سکے حاصل کر سکتا ہے۔

خاکسار کی ایک تجویز ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو الفضل کے قارئین کے لئے کوئی ایک مزاحیہ چٹکلہ بھی لگا دیا کریں۔ چلو روزانہ نہ سہی اگر دوسرے تیسرے دن ایسا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اس دور کی گھٹن میں مزاح ہی ایک ایسا دریچہ ہے جس سے ڈھیر ساری آکسیجن فراہم ہو سکتی ہے۔

●●●●●●●●●●●●

محترم خواجہ برکات احمد صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔ الفضل جو کہ جماعت احمدیہ کا خلیفۃ المسیح کے ارشادات پہنچانے اور علمی و عملی تربیت کا عظیم ادارہ ہے۔ روز افزوں ترقیات کی منازل طے کرنے کی دعا ہے حقیقت یہ ہے کہ الفضل کے مطالعہ سے روحانی سکون اور طمانیت قلب نصیب ہوتی ہے۔

●●●●●●●●●●●●

محترمہ عطیۃ العلیم صاحبہ فیصل آباد سے لکھتی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں الفضل کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے

باقی صفحہ 5 پر

انٹرویو: پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

ایک ہونہار میڈیکل کی طالبہ سے ملاقات

جنہوں نے پانچ گولڈ میڈل حاصل کئے

آج ہم قارئین کی ملاقات کمال حاصل کرنے والی ایک ذہین میڈیکل کی طالبہ سے کرواتے ہیں- مگر اس طالبہ سے ملاقات سے قبل اس کے خاندان کا مختصر سا تعارف- طالبہ کے والد سید لئیق احمد صاحب مسلم کمرشل بینک میں کام کرتے ہیں- ان کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں ان میں سے تین ڈاکٹر- ایک پروفیسر اور ایک بیٹی فرنچ زبان کی دلدادہ' اس میں ایم-اے کر رہی 'اور ایک ایم-بی-بی ایس کے امتحان میں حاصل ہونے والے پانچ گولڈ میڈل چپکے سے سنبھالے ہوئے' آگے بڑھنے کے لئے کوشاں- یہ ہیں- ڈاکٹر رباب احمد صاحبہ جن سے ایک انٹرویو میں کچھ معلومات حاصل کی گئیں' جو ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں'

سوال- کون سے کالج سے اور کب ایم-بی-بی ایس کا امتحان پاس کیا؟

جواب- فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی طالبہ رہی اور وہیں سے 1998ء میں فائنل امتحان پاس کیا-

سوال- آجکل کیا کر رہی ہیں؟

جواب- شوکت خانم ہسپتال میں انٹرنل میڈیسن کے شعبہ میں کام کر رہی ہوں- لیکن کچھ دنوں تک لندن جا رہی ہوں تا ایم-آر-سی-پی کا امتحان دوں' جس کی تیاری میں آجکل مصروف ہوں-

سوال- کتنے گولڈ میڈل ملے؟

جواب- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پانچ گولڈ میڈل ملے- جن میں سے دو پریذیڈنٹ ایوارڈ تھے- جن میں سے ایک بطور اعلیٰ ترین گریجویٹ (Best Student) کے دیا گیا- جس کے نتیجہ میں میرا نام کالج کے آنرز بورڈ پر بھی لکھا گیا- یہ اعزازات محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور بزرگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں ملے- حضور کا مبارکباد کا خط بھی ملا-

سوال- یہ میڈل کب اور کون سی تقریب میں دیئے گئے؟

جواب- مئی 2000ء میں فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی کانووکیشن ہوئی- اس میں یہ میڈل گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد صفدر نے دیئے-

سوال- عام طور پر جب ایک طالب علم کسی خاص پیشہ اپنانے کے لئے مضامین کا انتخاب کرتا ہے تو اکثر اوقات یہ والدین کے زور دینے پہ ہوتا ہے- کیا آپ کے ساتھ بھی یہی ہوا یا آپ نے اپنی لائن خود متعین کی؟

جواب- انتخاب تو میرا اپنا ہی تھا- لیکن اس کے لئے محرک میرے بڑے بھائی ہوئے جو آجکل کینیڈا میں ڈاکٹر ہیں ان کو دیکھ کے مجھے بھی اس پیشہ سے منسلک ہونے کا شوق ہوا-

سوال- آپ نے امتحان میں نمایاں پوزیشن کس طرح لی؟ یعنی آپ کی پڑھائی کا طریق کیا تھا؟

جواب- ایک بات تو یہ کہ میں شروع سال سے ہی چار پانچ گھنٹے روزانہ پڑھتی یعنی اس روز کے سبق کا اعادہ اسے سمجھ کے اور ذہن نشین کر کے- یہ سلسلہ بغیر کسی ناغہ کے سارا سال جاری رہا- لیکن آخری امتحان سے قبل خصوصی اہتمام کرنا پڑا- امتحان سے تین ماہ قبل میں گھر سے کالج کے ہوسٹل میں منتقل ہو گئی- وہاں دروازہ پہ ایک نوٹس چسپاں کر دیا کہ براہ کرم نہ ملنے کی خواہش کریں' نہ ہی دروازہ کھٹکھٹائیں اور اس طرح دنیا سے وقتی طور پر لاتعلق ہو کے اپنی پوری توجہ اور وقت پڑھائی کے لئے وقف کر دیا- (ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بھی' جب وہ گورنمنٹ کالج' لاہور کے طالب علم تھے' کچھ ایسا ہی طریق کار اپناتے رہے) وقت ضائع نہ کرنے اور اپنی پوری توجہ پڑھائی پہ مرکوز کر کے میں اس قابل ہو گئی کہ سارے کورس پر عبور حاصل ہو جائے-

سوال- امتحان کی تیاری کی بات ہو گئی اب ایک اور مشکل مقام طالب علم کے لئے پرچہ حل کرنے کا آتا ہے- کیا پرچہ حل کرنے کے لئے بھی کوئی طریق اپنایا جا سکتا ہے؟

جواب- میں پہلے سارے پرچے کا جائزہ لیتی ہوں- وقت کا بھی خیال رکھتی ہوں- تا ایسا نہ ہو کہ کوئی سوال رہ جائے-

سوال- پڑھائی کے علاوہ بھی آپ کی کوئی دلچسپیاں ہیں یا کیا آپ سارا وقت کتابوں پہ ہی جھکی رہیں؟

جواب- نہیں میں نے کھیلوں کے لئے بھی وقت نکالا- ٹینس بھی کھیلی اور بیڈمنٹن بھی' یہ عمل بہت مفید رہا- صحت کے نقطہ نظر سے بھی اور پڑھائی کی بوریت دور کرنے کے لئے بھی- پھر یہ کہ کھیلیں حلقہ احباب کو وسعت دیتی ہیں جس سے ہم جماعتوں میں غلط قسم کا رجحان پیدا نہیں ہوتا-

سوال- جب ہم بچوں کے کیریئر گائیڈنس کی بات کرتے ہیں تو ہم جاننا چاہتے ہیں کہ طالب علموں کو کیریئر کا انتخاب کس مرحلہ پر کرنا چاہئے-

جواب- میرے خیال میں تو ساتویں- آٹھویں جماعت تک طے کر لینا چاہئے کہ آئندہ کس شعبہ کو اپنانا ہے- اس فیصلہ کی روشنی میں طالب علم میٹرک ایف-اے میں مضامین کا انتخاب کرے- کیریئر کا انتخاب جتنی جلدی کر لیا جائے بہتر ہوگا-

سوال- آپ ماشاء اللہ ڈاکٹر بن گئی ہیں- مختلف قسم کے ڈاکٹروں سے واسطہ پڑتا ہوگا- اور انہیں قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہوگا- کیا یہ عمومی تاثر درست ہے کہ آجکل ڈاکٹروں میں انسانی ہمدردی اس حد تک نہیں رہی جتنی کہ ہونی چاہئے- ان کا مرکز نگاہ فیس ہو گئی ہے- آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب- کسی حد تک یہ بات صحیح ہے لیکن جب آپ کہتے ہیں کہ رات کے دو بجے بھی کوئی دروازہ کھٹکھٹائے تو ڈاکٹر کو فوراً پہنچنا چاہئے- اصولی طور پر تو یہ بات درست ہے- لیکن آپ شاید یہ نہیں جانتے کہ ڈاکٹر کتنا مصروف رہتا ہے- سارا دن کام کر کے تو وہ بھی تھک جاتا ہے- اسے بھی تو آرام کی ضرورت ہوتی ہے- لیکن پھر بھی میں آپ سے اتفاق کرتی ہوں کہ آجکل بعض اوقات مالی منفعت انسانی ہمدردی پہ حاوی ہو جاتی ہے-

سوال- ایک آخری سوال- آجکل ڈاکٹر تشخیص سے قبل کئی قسم کے ٹیسٹ تجویز کرتے ہیں- ٹیسٹ مہنگے- ڈاکٹر کی فیس جلد جلد ترقی کرتی ہوئی- دوائیاں روز بروز مہنگی ہوتی ہوئیں- غریب اپنا علاج کیسے کروائے؟

جواب- یہ درست ہے یہ سب عوامل اثر انداز ہو رہے ہیں- اس لئے ضروری ہے کہ اہل ثروت حضرات اس طرف توجہ کریں- وہ ہسپتالوں کو عطیات دیں- اور یہ عطیات صحیح طور پہ استعمال کئے جائیں- ہم ڈاکٹر بھی کئی مریضوں کی اپنی جیب سے مدد کرتے ہیں-

اچھا بیٹی اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہو- مزید ترقیاں اور اعزازات ملیں اور خدمت دین کی بھی توفیق ملتی رہے-

اہم نتائج

اس انٹرویو سے ہم کچھ باتیں اخذ کر سکتے ہیں جو شاید طالب علموں کے لئے مفید ہو سکتی ہیں-

1- پیشے کے انتخاب کے لئے بروقت فیصلہ کرنا ضروری ہے- بہتر ہوگا کہ آٹھویں جماعت میں ہی یہ سوچ لیا جائے کہ کون سے پیشہ سے منسلک ہونا ہے- کون سے مضامین دلچسپ' مفید اور کارآمد ہوں گے- مضامین کے انتخاب میں والدین اور ماہرین سے مشورہ ضرور کریں- مگر والدین مجبور نہ کریں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ طالب علم کو ان مضامین سے دلچسپی نہ ہو- اگر ایسا ہوا تو طالب علم کی کارکردگی متاثر ہوگی-

2- سیکھنے کا عمل ایک مسلسل عمل ہے- ہر طالب علم کو باقاعدگی سے اور روزانہ پڑھے ہوئے سبقوں کو دہرانے کے لئے وقت' اور اچھا خاصا وقت دینا چاہئے- ہر روز کے سبق پہ اسی روز غور کر لیا جائے تو امتحان سے قبل دہرائی جلد بھی اور بہتر بھی ہو جائے گی-

3- امتحان کی تیاری بھرپور طریق سے کی جائے- اس کے لئے جتنا بھی وقت طلبہ نکال سکتے ہوں' دیں- اگر ہو سکے تو امتحان سے قبل چند ہفتے تیاری کے لئے مکمل طور پر وقف کر دیئے جائیں تا صحیح معنوں میں تیاری ہو سکے-

4- امتحان دیتے وقت پہلے امتحانی پرچہ کے سارے سوالوں کا جائزہ لیا جائے وقت کی تقسیم کی جائے- مگر اہم بات یہ ہے کہ سارے سوال حل کرنے کی کوشش کی جائے- نیز پرچہ کو دہرانے کا وقت بھی رکھا جائے تا چھوٹی غلطیوں کی درستی ہو سکے-

5- پڑھائی کو اہم سمجھیں مگر صحت بھی مقدم رہے- اس لئے کھیل بھی ضروری ہے جو نہ صرف صحت پہ اثر انداز ہوگی بلکہ حلقہ احباب وسیع کرنے اور ماحول کو سازگار بنانے میں بھی ممد ہوگی-

6- ہم جماعتوں سے مل جل کے رہنا ضروری ہے کیونکہ علیحدگی پسندی آپ کو تنقید کا نشانہ بنا سکتی ہے- آپ اپنے اعلیٰ اخلاق کا بہتر نمونہ پیش کریں گے- دوسروں سے محبت اور ہمدردی کا اظہار کریں گے تو آپ کو مذاق یا تنقید کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا- بلکہ سب عزت سے پیش آئیں گے-

●●●●●●●●●●●●●●

بقیہ صفحہ 4

مترادف ہے- دنیا کا ہر علم اور شعبہ اس اخبار میں سمویا ہوتا ہے- میری رائے میں یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ آج کل اور اس دور میں اتنی سختیوں کے باوجود ہم جیسے تشنہ لبوں کی سیری کے سامان اس مؤقر اخبار کے ذریعے پیدا ہو رہے ہیں-

●●●●●●●●●●●●●

محترم چوہدری منیر احمد صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں زمانہ تیز رفتاری سے بدل رہا ہے- اس دور میں جو ادارہ کوشش کر کے اس کا ساتھ دے گا وہ کامیابی حاصل کرتا چلا جائے گا- جس نے جس پہلو سے بھی کوتاہی کی وہ پیچھے رہ جائے گا- دراصل یہ دور کمپیوٹر کا دور ہے- خاص طور پر طالب علموں کے پاس اب اخبارات اور کتب پڑھنے کا وقت بہت کم ہوتا ہے- اس جدید دور میں ادارہ الفضل کو سوچنا چاہئے کہ اخبار کو کس طرح ہر دلعزیز بنایا جا سکتا ہے- دینی و معلوماتی مضامین کے علاوہ اسے رنگین اور باتصویر شائع کرنے کی ضرورت بڑھتی چلی جا رہی ہے- خدا تعالیٰ نے اب جماعت کو اتنے وسائل عطا کر دیئے ہیں کہ ان اخراجات کا بوجھ آسانی سے اٹھایا جا سکتا ہے-

●●●●●●●●●●●●●

الفضل میگزین

نمبر 39

تحریر وترتیب: فخر الحق شمس

بہترین لوگ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک شخص سے جوان اونٹ بطور قرض لیا تھا جب حضورؐ کی تحویل میں کچھ اونٹ آئے تو حضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میں اس شخص کا قرض ادا کردوں۔ میں نے عرض کیا کہ ہمارے تمام اونٹ اس شخص کے اونٹ سے زیادہ عمر اور قیمت کے ہیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا اس کو انہی میں سے دو کیونکہ لوگوں میں سے بہترین وہی ہیں جو ادائیگی کے لحاظ سے بہتر ہیں۔

(جامع ترمذی ابواب البیوع باب استقراض البعیر)

قبولیت دعا کی شرائط

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہئے کہ قبول دعا کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے اور اس کے غناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلحکاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے، تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے، تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہو جاتی ہیں۔ اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے

(ملفوظات جلد اول ص 68)

سر پر گرم لوہا

حضرت خبابؓ کی مالکن ام انمار لوہا سخت گرم کرتی اور حضرت خبابؓ کے سر پر رکھ دیتی۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ام انمار کو سر میں ایک بیماری ہو گئی۔ اور حضرت خبابؓ نے اس کے مظالم سے نجات پائی۔

(اسد الغابہ جلد 2 ص 98 از عبد الکریم جزری مکتبہ اسلامیہ طہران)

تبت

تبت (Tibet) (4'70'000 م م آبادی تقریباً 5 5 لاکھ) دارالحکومت لاسا۔ 1951ء سے چین کا خود مختار صوبہ ہے۔ شمال و مشرق میں چین اور جنوب میں بھوٹان' نیپال اور بھارت دنیا کے بلند ترین علاقوں میں سے ہے۔ (اوسط بلندی 15'000 فٹ) زیادہ تر کوہ کن لن (شمال) اور ہمالیہ (جنوب) کی درمیانی سطح مرتفع پر مشتمل ہے۔ زراعت صرف سانگپو (برہمپترا) دریائے سندھ اور ستلج کی وادیوں میں ممکن ہے۔ اہم معدنی ذخیرے' سونا' آہنی چقماق سوڈا اور بوریکس' تبت کا مذہب لامائیت ہے جو بدھ مت کی ایک شکل ہے تبتی حکومت کا برائے نام سربراہ دلائی لاما تھا۔ پنچن لاما (یا تاشی لاما) اہمیت میں اس سے دوسرے درجے پر شمار ہوتا تھا۔ آٹھویں صدی میں ہندوستان سے بدھ مت قبول کرنے کے بعد تبت نے خود کو باقی دنیا سے تقریباً منقطع کر لیا چین نے 1720ء میں یہ علاقہ فتح کیا اور اس پر بالادستی کا دعویٰ کیا لیکن تبت نے جسے برطانیہ کی حوصلہ افزائی حاصل تھی۔ 1913ء میں خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ 1950ء میں چینی کمیونسٹوں نے تبت پر حملہ کر دیا اور اس پر حکمرانی شروع کر دی۔ پھر عوام میں بے اطمینانی پھیل گئی کیونکہ چین نے حسب وعدہ تبت کو داخلی خود مختاری نہ دی۔ 1959ء میں بڑے پیمانے پر بغاوت ہوئی جسے چینیوں نے دبا دیا دلائی لاما بھارت چلا آیا اور چینیوں نے پنچن لاما کو تبت کا برائے نام حکمران بنا دیا۔

(اردو جامع انسائیکلوپیڈیا سے انتخاب)

بھوک رکھ کر کھانا

بھوک رکھ کر کھانا کھانا یعنی سیری ہونے سے کچھ قبل ہی کھانا چھوڑ دینا۔ آپ غالباً یہ سمجھیں گے کہ اس طرح آپ ضرورت سے کم غذا کھا رہے ہوں گے اور کمزور ہوجائیں گے۔ لیکن یہ درست نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ بالا ارشاد ایک ایسی پس پردہ حکمت پر مبنی تھا۔ جس کے چہرہ پر سے آج کی سائنسی تحقیق نے نقاب الٹ دیا ہے۔ آج کے اطباء ہمیں بتاتے ہیں کہ بھوک کا احساس اس وقت تک باقی رہتا ہے۔ جب تک خون کے اندر حل شدہ میٹھے کی سطح ایک خاص درجہ تک بلند نہ ہو جائے اور چونکہ کھانا کھاتے ہی فوراً یہ سطح بلند نہیں ہوتی۔ اس لئے عموماً لوگ سیر شکمی کے بعد بھی بھوک محسوس کرتے رہتے ہیں یہ درحقیقت جھوٹی بھوک ہوتی ہے۔ اگر یہ بھوک مٹانے کی کوشش کریں گے تو آپ کو اپنی طاقت سے زیادہ کھانا پڑے گا۔ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ کچھ بھوک رکھ کر کھایا کرو۔ معدے اور وزن کو درست رکھنے کے لئے ایک ہمیشہ رہنے والی مشعل راہ ہے۔

(ورزش کے زینے ص 37)

تاریخ طبری

مصنف ابو جعفر محمد بن جریر طبری (م 310ھ / 922ء) یہ کتاب عربی میں ہے۔ سامانیوں کے عہد حکومت میں بو علی محمد بن محمد بلعمی نے منصور بن نوح سامانی کے حکم سے 963ء میں اس کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ ترجمہ نہایت سادہ اور فارسی نثر کے قدیم انداز نگارش کا نمونہ ہے۔ عربی الفاظ بہت کم استعمال ہوئے ہیں۔ کتاب اسلامی تاریخ کا مستند ماخذ ہے۔

(اردو جامع انسائیکلوپیڈیا سے انتخاب)

مالٹا۔ ایک قوت بخش پھل

مالٹے کا شمار برصغیر پاک و ہند کے ان مشہور پھلوں میں ہوتا ہے۔ جس کو آجکل کے موسم میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ مالٹا طبیعت کی پژمردگی کو ختم کر کے فرحت وصلاحیت عمل بڑھتا ہے اس کے اجزاء میں وٹامن سی اور نمکیات ہیں۔

مالٹا پاکستان میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اور اسی تناسب سے استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ یہ قوت بخش اور ہاضم ہے۔ دل و دماغ کو طاقت اور فرحت بخشتا ہے۔ جو لوگ اسے باقاعدگی سے استعمال کرتے ہیں ان کی رنگت نکھر جاتی ہے۔ خون صاف ہوتا ہے اور اس کی حدت کو کم کرتا ہے۔ غذا کو ہضم کرنے اور معدے کو طاقت بخشنے میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔ یہ ہر قسم کے بخار میں مریضوں کو طبعی تسکین دیتا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے مالٹے کا چھلکا جتنا پتلا ہوگا اسی قدر اس میں طاقت اور لذت ہوتی ہے۔ مالٹے کے چھلکوں کو سکھا کر چاولوں میں خوشبو کے لئے اور مربہ اور ابٹن بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس ابٹن سے نہ صرف چہرے کے داغ دھبے' چھائیاں دور اور چہرے کی جلد میں قدرتی نکھار پیدا ہوتا ہے۔ نزلہ' زکام' کھانسی اور گلے کے عوارض میں مالٹا استعمال نہیں کرنی چاہئے۔

دار ارقم

حضرت ارقمؓ بن ارقم مخزومی (م 55ھ) کا یہ بابرکت مکان مکہ مکرمہ میں کوہ صفا کے پاس ایک کوچے میں ہے اور اس کا دروازہ مشرق کی طرف ہے۔ ابتدائے اسلام میں یہی تبلیغ و تعلیم دین کا مرکز تھا۔ رسول اکرمؐ اور صحابہ کرامؓ زیادہ وقت اسی مکان میں گزارتے تھے اور اسی میں حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا۔ اب یہ مکان آبادی کے اندر گیا ہے لیکن 1400 سال پیشتر یہ مکہ معظمہ کی آبادی کے ایک کنارے پر تھا۔ اسے "دار الخیزران" بھی کہتے ہیں' کیونکہ ہارون الرشید عباسی کی والدہ خیزران نے اسے خرید کر وقف کر دیا تھا۔ اس مکان کی تاریخی حیثیت واضح کرنے کے لئے دو پتھروں پر کتبے کندہ کر کے لگا دیئے گئے ہیں۔

ایٹم کیا ہے

تمام مادہ۔ خواہ کسی بھی شکل میں ہو' انتہائی ننھے ننھے ذرات سے مل کر بنا ہے۔ یہ ننھے ننھے ذرات "ایٹم" کہلاتے ہیں۔ ہمارا اپنا جسم اربوں کھربوں بلکہ اس سے بھی زائد ایٹموں پر مشتمل ہے۔ غرض یہ کہ ہمارا گھر' مٹی' چٹانیں اور ہوا۔ سب کی سب چیزیں مادہ ہیں اور مادہ ایٹموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ 90 سے زائد مادے' جن میں لوہا بھی شامل ہے' ایسے ہیں جن کے ایٹم ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ یہ مادے عناصر (Elements) کہلاتے ہیں۔ بہت سے مادے ایسے بھی ہیں جن میں دو قسم کے ایٹم ایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے جڑے ہوتے ہیں۔ اس قسم کے مادے مرکبات (Compounds) کہلاتے ہیں۔ پانی اس قسم کے مادے کی سب سے عام مثال ہے کیونکہ پانی آکسیجن اور ہائیڈروجن کا مرکب ہے۔ دو یا دو سے زائد ایٹموں کے ملنے سے ایک مالیکیول بنتا ہے۔ اس طرح پانی کے ایک مالیکیول میں آکسیجن کا ایک اور ہائیڈروجن کے دو ایٹم ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم یوسف سہیل شوق صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کے پیٹ کا آپریشن آج فضل عمر ہسپتال میں ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ و بابرکت درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم ملک مبشر احمد ریحان صاحب کارکن تحریک جدید کی اہلیہ محترمہ سلیم اختر صاحبہ کافی عرصہ سے علیل ہیں۔ C.T.Scan فیصل آباد سے کروانے کے بعد کچھ بہتری ہوئی ہے علاج جاری ہے ان کی جلد نظر کی بحالی اور مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم میاں عبدالحئی فاروقی صاحب حال مانٹریال کینیڈا کا مورخہ 2001ء-1-12 کو دل کا آپریشن خدا کے فضل و کرم سے کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مرزا منظور احمد صاحب کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ کینسر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم حاجی بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ دارالصدر شرقی عقب ہسپتال کا مورخہ 2001-1-2 کو مغرب کے وقت کام سے واپس آتے ہوئے ساہیوال روڈ پر رکشہ سے ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے شدید چوٹیں آئیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ دائیں ٹانگ اور ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئیں۔ اور پیٹ میں شدید چوٹ آئی۔ پیٹ کا فوری آپریشن کرنا پڑا۔ دو دن آئی سی یو وارڈ میں رہنے کے بعد اب سرجیکل وارڈ میں آ گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ عزیزہ مکرمہ سعدیہ بانو صاحبہ بنت مکرم رانا محمد افضل صاحب دارالیمن وسطی ربوہ بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ الفضل

○ ادارہ الفضل کی طرف سے مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل سیالکوٹ کے لئے بھجوایا گیا ہے محترم امیر صاحب' مربیان' عہدیداران اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم ڈاکٹر سید کلیم اللہ صادق صاحب اور عزیزہ مکرمہ شمسہ منورہ صادق صاحبہ کو مورخہ 2001ء-1-5 بروز جمعۃ المبارک لندن میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "ظافر میراں صادق" تجویز کیا گیا ہے۔

عزیز نومولود مکرم سید مجیب اللہ صادق صاحب آف لندن کا پوتا اور مکرم ناصر احمد صاحب شمس سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کا نواسہ ہے۔ محترم محمد سعید صاحب حال جرمنی ابن محترم بابو محمد عالم صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کا پڑپوتا اور محترم صوبیدار غلام رسول صاحب مرحوم دارالصدر غربی کا پڑنواسہ ہے۔

احباب جماعت سے بچے کی صحت و سلامتی۔ درازی عمر والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر رانا سعید احمد صاحب غازی ساکن سوکن ونڈ ضلع سیالکوٹ حال رحمان کالونی ربوہ مورخہ 2001ء-1-5 بروز جمعۃ المبارک .بقضائے الٰہی فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئے۔

مرحوم موصی تھے آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد از نماز عصر محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کروائی۔

مرحوم نہایت زبردست داعی الی اللہ تھے۔ اور سینکڑوں سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنے۔ ان پر جماعتی مقدمات بھی چل رہے تھے۔ اور اسیر راہ مولیٰ بھی رہ چکے تھے۔ موصوف مکرم رانا سعد وقاص صاحب طاہر انٹرنیشنل کال پوائنٹ رحمان کالونی ربوہ کے والد محترم تھے۔

احباب سے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تبدیلی فون

○ محترم میاں غلام احمد صاحب احمدیہ محلہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کا فون نمبر 3024 تبدیل ہو کر 0437/603892 ہو گیا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 17 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 4 زیادہ سے زیادہ 14 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 18 جنوری - غروب آفتاب: 5.31

☆ جمعہ 19 جنوری - طلوع فجر: 5-40

☆ جمعہ 19 جنوری - طلوع آفتاب: 7.06

بے نظیر بھٹو کے وارنٹ گرفتاری راولپنڈی کی خصوصی احتساب عدالت نمبر 1 کے جج رستم علی ملک نے اثاثہ جات ریفرنس میں سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔ احتساب عدالت نے بے نظیر بھٹو کو 26 جنوری کو طلب کر لیا ہے۔

کچی آبادیاں مستقل کرنے کا فیصلہ

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ میں غریبوں کے ساتھ ہوں۔ ان کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کی جائے گی۔ 85ء سے قائم تمام کچی آبادیاں مستقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ماضی میں صرف امیر اور متوسط طبقے کے لوگوں کے لئے ہاؤسنگ سکیمیں بنائی گئیں قبضہ گروپ ناقابل برداشت ہے۔

بچوں کو پھانسی کی سزا کی ممانعت وفاقی حکومت نے نیا آرڈی ننس جاری کر دیا ہے کہ 18 سال کی عمر تک کے بچوں کو پھانسی کی سزا نہ دی جائے آرڈیننس کے تحت بچوں کے لئے الگ عدالتیں بنیں گی۔ جرائم میں ملوث بچوں کو دوسرے قیدیوں سے الگ رکھا جائے گا۔ ہتھکڑیاں اور بیڑیاں لگانے پر بھی پابندی ہوگی۔ بچوں کے مقدمات کا فیصلہ چار ماہ کے اندر اندر کیا جائے گا۔ ملک بھر میں اس وقت دو ہزار بچے انڈر ٹرائل ہیں۔ جن کے مقدمات کی الگ سماعت کے لئے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔

اشیاء ضرورت کی قیمتوں میں اضافہ ایک سال میں اشیاء ضرورت کی قیمتوں میں 100 سے 180 فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔ روزنامہ پاکستان میں شائع ہونے والے ایک سروے کے مطابق موجودہ دور حکومت میں سابقہ تمام سول حکومتوں کے مقابلے میں ریکارڈ مہنگائی ہوئی۔ سفید زیرہ 80 روپے سے 240 روپے چینی 22 سے 28 روپے گڑ 24 سے 34 روپے فی کلو ہوا۔ ڈیزل کی قیمت 10 سے 18.25 روپے پٹرول کی قیمت 23 سے 32 روپے اور مٹی کے تیل کی قیمت 11 سے 19 روپے لٹر ہوئی

مردوں کی اجارہ داری بی بی سی نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستان میں آئین بنے یا قانون سب پر مردوں کی اجارہ داری ہے۔ ملک میں پالیسی سازی میں نہ عورتیں شامل ہوئیں اور نہ انہیں اس کا موقع دیا گیا۔ فوجی حکومتوں کے نت نئے قوانین سے عورتیں اس قدر متاثر ہوئیں کہ وہ گھروں میں قید ہو گئیں۔ ضیاء الحق نے آمریت کو طول دینے کے لئے خواتین کے خلاف قوانین بنائے۔

برآمدات کا دروازہ کھل گیا وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کے دمشق' عمان اور بیروت کے چار روزہ دورہ نے مشرق وسطیٰ کے لئے پاکستان کی برآمدات کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اس دورے سے باہمی تعاون کے نئے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔

دھند کا راج ملک بھر میں سردی کی شدت میں ذرہ بھر کمی نہیں آئی جبکہ پنجاب کے بیشتر علاقوں میں جاری دھند کی شدت مزید بڑھ گئی ہے اور ٹرانسپورٹ کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ دوپہر تک گاڑیاں لائٹس جلا کر سفر کرتی رہیں دھند میں سہ پہر کو کمی ہوئی۔ رات کو بتدریج بڑھنے لگی۔ رات کے وقت لاہور ایئرپورٹ بند کر دیا گیا۔ رات کو آنے والی پروازیں اسلام آباد اور کراچی ایئرپورٹ پر اتاری گئیں۔ یخ بستہ ہوائیں چلتی رہیں۔ سکردو میں درجہ حرارت منفی 13 رہا۔ محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق سردی اور دھند چند روز بدستور جاری رہے گی۔ دھند کے باعث گزشتہ روز مختلف حادثات میں دس افراد جاں بحق اور 60 زخمی ہو گئے۔

دھند سے حفاظتی اقدامات ایس پی ٹریفک لاہور نے شہریوں کو ہدایت کی ہے کہ دھند میں حادثات سے بچنے کے لئے گاڑیوں کو پیلی لائٹس لگوائیں۔ دھند زیادہ ہو تو گاڑی سائیڈ پر کھڑی کر کے پارکنگ لائٹس جلا دیں' رات کو سفر سے گریز کیا جائے۔ گاڑی کی اگلی پچھلی تمام لائٹس درست رکھیں گاڑیوں کی رفتار سے کم رکھیں۔

بارشیں کم ہوں گی محکمہ موسمیات کے مطابق جنوبی بلوچستان سندھ اور جنوبی پنجاب میں جنوری سے مارچ تک سرما کی بارشیں معمول سے 20 سے 30 فیصد کم ہوں گی

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں

اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ رفیق دماغ کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے

رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں

قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔

تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ

فون نمبرز 212434-211434

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

سری نگر ائیرپورٹ پر فدائی حملہ

مقبوضہ کشمیر میں پوری طرح مسلح مجاہدین (لشکر طیبہ) کے جان فدائی سکواڈ نے سری نگر ائیرپورٹ کے ہائی سیکورٹی زون کی تمام رکاوٹیں عبور کرتے ہوئے حملہ کردیا جس میں بھارتی فوجیوں سمیت 10-افراد ہلاک ہو گئے- سری نگر کے ہائی سیکورٹی زون میں مجاہدین کے حملے سے بھارت کے حکومتی اور فوجی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی-لشکر طیبہ کے ترجمان ابواسامہ نے اے ایف پی کو فون پر بتایا کہ چھ رکنی فدائی سکواڈ کو ائرپورٹ بلڈنگ سے 500 میٹر دور سیکورٹی چیک پوسٹ پر حملہ کی ذمہ داری سونپی گئی- ان مجاہدین نے حملہ کیا اور فائرنگ کر کے 9 سیکورٹی اہلکاروں کو شدید زخمی کردیا-

ایٹمی ہتھیاروں میں کمی کے لئے شرط

روسی وزیرخارجہ ایگورایوانوف نے کہا ہے کہ روس اپنے نیوکلیائی ہتھیاروں کے ذخیرے میں قابل قدر کٹوتی کے لئے تیار ہے بشرطیکہ امریکی اینٹی بیلاسٹک میزائل معاہدے کا پابند رہے- بی بی سی کے مطابق روسی وزیرخارجہ نے کہا کہ یہ معاہدہ امریکہ کے قومی میزائل دفاعی پروگرام کی ممانعت کرتا ہے جسے امریکہ میں آنے والی نئی انتظامیہ نافذ کرنا چاہتی ہے-

سری لنکا میں شدید لڑائی-40ہلاک

سری لنکا میں فوج اور تامل باغیوں کے درمیان ہونے والی لڑائی میں دونوں طرف سے کم از کم 40-افراد مارے گئے- فوجی ترجمان کے مطابق موجودہ لڑائی میں 18 فوجی ہلاک اور 40 شدید زخمی ہو گئے- جبکہ فوج کو 22 باغیوں کی بھی نعشیں ملی ہیں-ترجمان نے مزید بتایا کہ شمالی سری لنکا میں کئے گئے حملے میں باغیوں سے بہت سا علاقہ بھی چھین لیا گیا-

تیل کی پیداوار ضرور کم ہوگی

تیل برآمد کرنے والے ملکوں کی تنظیم اوپیک نے تیل کی پیداوار میں کمی نہ کرنے کے امریکی مطالبے کو مسترد کرتے ہوئے عزم کیا ہے-کہ وہ بین الاقوامی منڈیوں میں تیل کی قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لئے پیداوار میں کمی لائے گی-

2 روز میں 33 روسی ہلاک

چیچنیا میں جانبازوں نے 2 روزہ زبردست کارروائیوں کے دوران کم از کم 33 روسی جہنم واصل کردیئے چیچن ترجمان نے اے ایف پی کو بتایا کہ روسی فوج نے 30 سے زائد شہریوں کو ہیلی کاپٹر حملوں کے دوران شہید کردیا-

امریکہ کی اسرائیل کو میزائل کی فراہمی

امریکہ، ترکی اور اسرائیل کو فضا سے فضا میں مار کرنے والے اپ گریڈ میزائل فراہم کرے گا- میزائلوں کی فراہمی کا کام 2003ء تک مکمل ہو جائے گا- یہ میزائل ایف 15 اور ایف 16 پر نصب کئے جاسکتے ہیں-

●●●●●●●●●●●●●●●

بقیہ صفحہ 2

مرکز سے لٹریچر لا کر ایک سٹال لگایا گیا- اردو، جرمن اور عربی زبان کے ترجمان موجود رہے- Mainz کی تین بڑے اخبارات کے نمائندگان بھی تشریف لائے اور جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور خبریں شائع کیں- مہمانوں کی مختلف کھانوں سے تواضع کی گئی جس کا انتظام لجنہ نے کیا- کل 18 افراد نے وقار عمل کیا- تمام مہمان خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت خوش رخصت ہوئے-

(اخبار احمدیہ جرمنی اگست- ستمبر 2000ء)

ضروری اطلاع

ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ اندرون شہر مریضوں کی سہولت کیلئے 1 تا 4 بجے شام روزانہ مریضوں کا معائنہ 28/4 دارالبرکات ربوہ (نزد ڈان ریڈیو سروس) میں کیا کریں گی اور فون نمبر 211678 پر موجود ہوں گی بہنیں استفادہ کرسکتی ہیں

هوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هوالناصر
نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو
اوقات 9 تا 5 بجے شام
ناغہ بروز جمعہ

مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری

زیر سرپرستی مقبول احمد خان
مخیر حضرات ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری کا قیام کر کے دکھی انسانیت کی خدمت کریں
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
☎042-6306163
بس سٹاپ بستان افغاناں- تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

CPL No. 61